روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱ | بدھ ۲۹ رجب ۱۴۱۴ھ، ۱۲ صلح ۱۳۷۳ ہش، ۱۲ جنوری ۱۹۹۴ء

نماز کا مغز اور روح

دعا نماز کا مغز اور روح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں۔ اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ وبکاء اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں پیدا ہو اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک اپنی زبان میں انسان اپنے مطالب کو پیش نہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے، تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے۔ صدق مجسم قرآن شریف ہے اور پیکر صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہے۔ اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب، اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے۔ جس سے معارف قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۳)

اعلان نکاح

○ مکرم داؤد احمد صاحب چٹھہ ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب چٹھہ ربوہ کا نکاح محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ہمراہ عزیزہ محترمہ عظمیٰ ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب امیر حلقہ داتہ زید کا ۹۴-۱-۷ کو بیت اقصیٰ میں قبل از خطبہ پڑھایا۔ عزیزہ عظمیٰ صاحبہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ سابق امیر جماعت احمدیہ داتہ زید کا کی پوتی اور محترم میجر محمد عبداللہ صاحب مہار کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

تقریب رخصتانہ و ولیمہ

○ مکرم سردار انوار الغنی صاحب ابن مکرم سردار عبدالسمیع صاحب ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ زینب ملک صاحبہ بنت مکرم ملک طاہر احمد صاحب مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۳ء کو مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب نے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور بعدہٗ رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

باقی صفحہ ۷ پر

دعوت الی اللہ کیلئے احسان کریں جس میں خود غرضی کا کوئی پہلو نہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اگر کسی کو مانوس کرنا ہو تو "کلام الٰہی" نے جو احسان کا طریق بیان فرمایا ہے اس کے مطابق مانوس کریں۔ فرمایا (۔) ایسا احسان نہ کیا کرو جس کے نتیجہ میں زیادہ حاصل کرنا مقصود ہو اور جس کا مقصد کچھ اور لینا اور اپنی دولت کو یا اپنی طاقت کو بڑھانا ہو۔ اب یہ جو پیغام ہے اس میں دعوت الی اللہ کرنے والوں کے لئے بہت بڑی حکمت یہ ہے کہ غیروں سے اس رنگ میں حسن سلوک کریں کہ ان کا حسن سلوک کرنے والے کا کوئی فائدہ اس میں دکھائی نہ دے۔ بعض لوگ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ مریضوں کی تیمار داری کرتے ہیں جیلوں میں جاتے ہیں۔ وہاں ضرورت مندوں کا خیال کرتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ وہ ان غریبوں کے لئے جن کا کوئی سہارا نہ ہو بعد میں کوشش بھی کرتے ہیں میں نے اس کی ایک مثال دی تھی کہ پاکستان کی جیلوں میں سے ایک جیل میں جانے والے داعی الی اللہ نے مجھے ایک شخص کے حالات لکھے جو بہت ہی دردناک تھے اور وہ شخص کوئی پچیس تیس سال سے بغیر کسی مقدمہ کے صعوبتوں میں مبتلا تھا اور کوئی اس کا پاسبان نہیں تھا۔ کوئی اس کا پرسانِ حال نہیں تھا اس کا معاملہ ہم نے اینٹی کو دیا اور اینٹی نے اس کے لئے کوشش کی اور کامیابی نصیب ہوئی۔ اور خدا کے فضل سے وہ آزاد ہوا۔ لیکن آزاد ہوتے ہی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا غلام بن گیا پہلے وہ ہندو تھا، پھر موحد بنا اور موحد بھی ایسا کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ کے کلام کا، آپ کے پیغام کا، آپ کی ذات کا عاشق ہو گیا اور اس نے آزادی کے بعد مجھے ایک بہت ہی دلچسپ خط لکھا کہ اب اس دور میں جب کہ احمدیت کے ذریعے مجھے (دین حق) کی حقیقی تعلیم سے تعارف ہوا ہے تو مجھے پتہ چلا ہے کہ (دین حق) کیا تھا۔ پس وہ احسان کریں جو چھوٹا بھی ہو تو خود غرضی کا نہ ہو۔ جس میں خود غرضی کا کوئی پہلو نہ ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ احسان کرتے ہی "دعوت الی اللہ" نہ شروع کر دیں۔ اگرچہ "دعوت الی اللہ" بھی احسان ہے لیکن جب آپ احسان کرتے ہی "دعوت الی اللہ" شروع کرتے ہیں تو اگلا سمجھتا ہے کہ اب سمجھ آگئی ہے کہ کس لئے مجھے بلا رہا ہے چائے کی پیالی پر بلایا اور ساتھ ہی تقریر شروع کر دی اور ایسے لوگ بے چارے جن کو چائے کی پیالی پلائی جا رہی ہوتی ہے۔ وہ پھر چائے زہر مار کرتے ہیں۔ لطف نہیں اٹھاتے۔ وہ کہتے ہیں۔ کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ اس مصیبت سے نجات ملے۔ ایک پیالی چائے کے بدلہ میں اس شخص نے اتنی لمبی تقریر جھاڑ دی اور پھر وہ دامن بچاتے ہیں اور آئندہ ایسے شخص سے ملنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ تو احسان سے مراد ایسا احسان ہے جس کے بعد ارد گرد کوئی غرض دکھائی نہ دے رہی ہو جبکہ یہ غرض احسان کا رنگ اختیار کر چکی ہو۔ اور جس شخص پر یہ غرض ظاہر ہو رہی ہے۔ احسان کے رنگ میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اس کے بہت سے طریق ہیں اور مانوس کرنے کا جو علم ہے یہ تو اللہ تعالیٰ فطرتاً عطا کرتا ہے اور پھر تجربہ سے یہ علم بڑھتا ہے۔ (از خطبہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد | قیمت
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ | دو روپیہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

۱۲ / صلح ۱۳۷۳ ہش ۱۲ / جنوری ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت مسیح موعود- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے- فرماتے ہیں-

۱- خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور ایک دل بخشا ہے- صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہو سکتا- دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے جو قوم صرف زبانی ہی زبان جمع خرچ کرتی ہے یاد رکھو کہ وہ کبھی بھی فتحیاب نہیں ہو سکتی-

۲- وہ خدا جس نے ابتدا میں پیدا کیا اور درمیانی حالات بھی اس کے قبضہ اور تصرف میں ہیں اور انجام کار بھی اسی کی حکومت اور اسی سے واسطہ پڑے گا- اس خدا سے فارغ محض اور غافل ہو جانا اس کا نتیجہ ہرگز خیر نہیں ہو سکے گا-

۳- جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جاوے خود پاک دل ہو جاوے نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات اور دکھ دور ہو جاویں- اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے....... کامیاب ہو گیا یا مراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا- تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے-

۴- ضرورت انسان کی روحانی جسمانی تمام امور میں رہنما ہے- اور اس سے حق و باطل میں امتیاز حاصل ہو سکتی ہے- جس طرح کوئی چیز بلا ضرورت اور بے فائدہ نہیں- اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ضرورت حقہ کے وقت یہ خیال کرنا کہ خدا تعالیٰ نے اس وقت کوئی سامان پیدا نہیں کیا سخت غلطی ہے-

۵- بعض بدیوں سے بعض اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں- ریاکاری بھی حبط اعمال کے واسطے ایک خطرناک کیڑا ہے-

۶- جس کام میں ریاکاری کا ذرہ بھی ہو وہ ضائع جاتا ہے-

۷- میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیشہ خفیہ ہی خیرات کرو اور اعلانیہ نہ کرو- نیک نیتی کے ساتھ ہر کام میں ثواب ہوتا ہے- ایک نیک طبع انسان ایک کام میں سبقت کرتا ہے- اس کی دیکھا دیکھی دوسرے بھی اس کار خیر میں شریک ہو جاتے ہیں-

۸- خدا قادر ہے کہ نیک کو اس کی نیکی اور پاک تبدیلی کی وجہ سے بخش دے اس میں کوئی سو برس کی ضرورت نہیں- اخلاص کی ضرورت ہے-

۹- خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے-

روشنی ماحول کی ہے زندگی کا لازمہ
ہے مگر یہ روشنی صرف آب و گل کی روشنی
روح کی بالیدگی کے واسطے درکار ہے
آنکھ کا نورِ بصیرت اور دل کی روشنی

ابو الاقبال

یہ عجیب مرحلے ہیں، یہ عجیب امتحاں ہے
کبھی اضطرابِ دل ہے، کبھی ابتلائے جاں ہے

یہ دبی دبی سی آہیں، یہ تھمے تھمے سے آنسو
یہ کمالِ ضبطِ غم ہی تو مزاجِ عاشقاں ہے

تجھے کیا بتاؤں کیا ہے، غمِ دل بُری بلا ہے
یہ زمیں سُلگ رہی ہے، یہ جہاں دُھواں دُھواں ہے

کبھی دل نثارِ جاناں، کبھی جاں سُپردِ یاراں
یہاں جان و دل ہیں ارزاں، یہ دیارِ عاشقاں ہے

ترے غم کا ہے سہارا، ترا غم ہے سب سے پیارا
جنہیں یہ نہیں گوارا وہ حدیثِ دیگراں ہے

تیری بزم تیری محفل ہے فروغِ دیدہ و دل
یہ حصارِ عاشقاں تھی، یہ حصارِ عاشقاں ہے

تھی جبینِ شوق میری، ہے جبینِ شوق میری
ترا سنگِ آستاں تھا، ترا سنگِ آستاں ہے

مجھے کوئی غم نہیں ہے، مری آنکھ نم نہیں ہے
یہ سکون کم نہیں ہے، نہ چمن نہ آشیاں ہے

یہ جو اِک خیال سا ہے تُو ملے مُحال سا ہے
مجھے احتمال سا ہے کوئی اَور درمیاں ہے

لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں- ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے-

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے-

نسیم ناہید ساہی

حضرت علی رضی اللہ عنہ

نسیم ناہید ساہی اپنی دوشیزہ نیل میں کہتی ہیں:-

عرب کے کسی دیہات میں ایک بہت غریب شخص رہتا تھا۔ تنگ دستی اور مفلوک الحالی نے اسے زندگی سے بیزار کر دیا تھا۔ اس کی صحت اسے محنت و مزدوری کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ نوجوان یا ہٹا کٹا ہوتا تو محنت و مزدوری کرکے اپنا اور بیوی بچوں کا پیٹ پال لیتا۔ لیکن ایک تو اس کی صحت کی گراوٹ۔ دوسرا عمر کا تقاضا۔ وہ زیادہ کام کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ بیچارہ بہت ہی مصیبت زدہ اور بدحال تھا۔ یوں تو گاؤں کے لوگ حسب توفیق مدد وغیرہ کرتے رہتے تاہم اتنی سی مدد سے اس کی حالت بدلنی ناممکن تھی۔ لوگوں نے اسے مشورہ دیا کہ "میاں نہ تو تمہاری زمین جائیداد ہے نہ تم خود کما سکتے ہو اور نہ ہی تمہارے بال بچے اس عمر کو پہنچے ہیں کہ وہ تم میاں بیوی کو کما کر کھلا سکیں۔ للذا بہتری اسی میں ہے کہ تم خلیفہ وقت سے ملو اور اپنا حال بیان کرکے شاہی خزانہ سے مدد لے کر کوئی آمدنی کا ذریعہ پیدا کرو۔ بات معقول تھی۔ اس کو پسند آئی اور اس نے خلیفہ وقت کے پاس جانے کی ٹھان لی۔

ان دنوں حضرت علیؓ خلیفہ تھے۔ اور دارالخلافہ کوفہ میں قیام پذیر تھے۔ آج کل جیسا کہ تم جانتے ہو سفر کرنے کے لئے سہولتیں میسر ہیں۔ سینکڑوں میل کا سفر گھنٹوں میں طے کر لیا جاتا ہے مگر ان دنوں معمولی سا سفر بھی بڑی مشکلوں اور تکلیفوں سے دنوں اور مہینوں میں طے ہوتا تھا۔ گھوڑے یا اونٹ سواری کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ وہ گاؤں کوفہ سے کافی دور تھا۔ پہلے تو وہ دیہاتی سوچ میں پڑ گیا۔ لیکن پھر اس خیال سے کہ "حرکت میں برکت ہے۔" شائد اللہ کوئی وسیلہ بنا دے اس نے کوفہ جانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ انہی دنوں اس نے سنا کہ ایک قافلہ کوفہ کی طرف جا رہا ہے۔ پھر کیا تھا اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اس نے زاد راہ لیا اور اس قافلے کے ساتھ ہو لیا۔

گرمی کا موسم۔ راستے میں لق و دق صحرا۔ نہ کوئی سایہ دار درخت نہ ٹھہرنے کی جگہ۔ سورج کی جان لیوا تپش غرضیکہ بڑی تکلیف اور مصیبت سہ کر یہ میلوں کا سفر طے ہوا۔ تمام کٹھنائیاں اور مصیبتیں وہ خوش آئند دنوں کی امید پر برداشت کر رہا تھا۔ خیر سفر کا تا خدا خدا کرکے کوفہ پہنچ گیا۔ منزل مقصود پر پہنچ کر وہ خوشی سے دیوانہ ہو رہا تھا۔ جوش و جذبہ تو اسے اسی وقت خلیفہ وقت سے ملاقات پر اکسا رہا تھا لیکن اس نے سوچا کہ اتنا لمبا سفر طے کرکے آیا ہوں ذرا آرام کر لوں۔ نہا دھو کر تازہ دم ہو کر حضورؓ کے پاس جاؤں گا۔ کپڑوں اور ضروری سامان کی ایک چھوٹی سی گٹھڑی تھی جو وہ ساتھ لایا تھا۔ وہ اس نے کونے میں رکھی اور آرام کے لئے جگہ کا انتخاب کرنے لگا۔ ادھر ادھر نظر دوڑا کر جو دیکھا تو تھوڑے سے فاصلے پر ایک شخص کھانا کھاتا ہوا دکھائی دیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ شخص جَو کی سوکھی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر مزے سے کھا رہا ہے۔ چہرے پر دکھ یا ملال کی بجائے بڑا سکون اور طمانیت ہے۔ وہ کافی دیر تک یونہی اس شخص کو حیرت زدہ ہو کر تکتا رہا۔ حالانکہ اخلاقاً یہ درست نہیں تھا۔ لیکن وہ اتنا حیران تھا کہ اسے کچھ ہوش نہ رہا۔ کمال ہے یہ شخص جَو کی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر اتنے مزے سے کھا رہا ہے۔ گویا شاہی دستر خوان سے طرح طرح کے لذیذ کھانے تناول فرما رہا ہو۔ اور پھر لطف یہ کہ چہرے پر کمال کا سکون و اطمینان۔ کچھ دیر کے بعد دیہاتی سوچ میں پڑ گیا اور یکدم اداس ہو کر اسی کونے میں جا رکا جہاں اس نے کپڑوں کی گٹھڑی رکھی تھی۔ کچھ دیر پہلے اس کا جوش و جذبہ سب سرد ہو چکا تھا وہ ناامیدی کے اتھاہ سمندر میں غوطے لگانے لگا۔

اس کی سوچ درست تھی کہ جب خلیفہ کے اپنے شہر میں لوگ ایسی کس مپری کی زندگی بسر کر رہے ہیں کوئی پرسان حال نہیں تو وہ کس کھیت کی مولی ہے۔ اس کی کوئی کیا مدد کرے گا۔ کافی دیر تک وہ اسی شش و پنج میں رہا کہ وہ خلیفہ کے پاس جائے یا نہ جائے۔ مگر دل و دماغ کا ایک ہی جواب۔ کوئی فائدہ نہیں۔ عزت و ایمان سے اسی طرح واپس لوٹ جاؤ۔ یہی بہتر ہے۔ بڑی دیر تک وہ کسی نتیجہ پر نہ پہنچا۔ اسے واپس جانا موت سے کم نہیں لگتا تھا۔ آتے ہوئے تو خوش آئند دنوں کی تمنا نے اس کے لمبے سفر کو چھوٹا اور تاریک و طویل راہوں کو منور کر دیا تھا۔ مگر اب ناامیدی نے اسی سفر کو بھیانک اور خوفناک بنا دیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو لعن طعن کرتا رہا کہ خواہ مخواہ لوگوں کی باتوں میں آکر اتنا کٹھن سفر طے کیا اب بال بچے اور بیوی ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں یہ سوچ کر اس کی طبیعت بوجھل سی ہو گئی۔

جو شخص جو کی روٹی کھا رہا تھا وہ بڑی دلچسپی سے اس پردیسی کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس نے سوچا "شاید یہ پردیسی بھوکا ہے۔ جو اتنے غور سے مجھے دیکھ رہا ہے۔"

وہ روٹی لے کر اس دیہاتی کے پاس ہی آ بیٹھا۔

"آیئے کھانا تناول فرمائیے۔"

جی شکریہ۔ میں بڑے لمبے سفر سے آ رہا ہوں اور کھانا میں نے راستہ میں ہی کھا لیا تھا۔

ایک دوسرے کا حال احوال پوچھنے کے بعد کافی دیر تک وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ آخر میں اس شخص نے دیہاتی سے پوچھا۔ "کہاں سے آئے ہو۔ اور یہ تم یکدم اداس کیوں ہو گئے تھے۔" یہ تو گویا اس شخص نے اس کی دکھتی رگ کو چھیڑ دیا۔ اس نے ایک لمبی اور سرد آہ بھری اور داستان غم سنانے لگا۔ "مفلسی اور ناداری نے مجھے اور میرے بیوی بچوں کو نڈھال کر دیا ہے اب تو میں زندگی سے تنگ آگیا ہوں لوگوں نے میری حالت دیکھ کر مجھے مشورہ دیا کہ میں خلیفہ وقت کو ملوں اور اپنی کتھا سناؤں شائد وہ میری کچھ مدد کر سکیں۔ مگر یہاں آکر بہت ناامیدی ہوئی۔"

وہ شخص "وہ کیوں۔"

آپ کی حالت دیکھ کر۔ کہ خلیفہ کے اپنے شہر میں لوگوں کو ڈھنگ کی روٹی نصیب نہیں ہوتی۔ وہ بھلا میری مدد کیا کریں گے۔ "جو کی روٹی اور پانی۔" اس سے بھاگ کر تو میں اتنی لمبی مسافت طے کرکے یہاں آیا ہوں اب پچھتا رہا ہوں کہ خواہ مخواہ کا اتنا لمبا سفر کیا۔ تھوڑی سی جو پونجی تھی وہ بھی زاد راہ میں لگ گئی ہے۔ اب بیوی بچوں کو جا کر کیا منہ دکھاؤں گا۔ بس یہی بات مجھے پاگل کر رہی ہے۔ یہ سن کر اس شخص کا چہرہ ایک نورانی تبسم سے کھل اٹھا نور کا ایک ہالہ تھا جس نے ماحول کو منور کر دیا۔ ہر طرف ایک طلسماتی نور سا چھا گیا۔ ایسا سکون و طمانیت، قناعت و سکینت اور پاکیزگی اور تقدس اس نے کبھی کسی چہرے پر نہیں دیکھا تھا۔ جو آج اس ہستی کے چہرے پر دکھائی دیا۔ وہ شخص وہ ہستی خلیفہ وقت حضرت علیؓ تھے۔ جو جو کی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر کھا رہے تھے۔ سرکاری خزانے سے آپ کو جو تھوڑی سی تنخواہ ملتی اس میں سے بھی غریبوں محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے۔ آپؓ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ اپنی ضروریات مشکل سے پوری ہونے کے باوجود اگر کوئی مانگنے والا آپ کے دروازے پر آتا تو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ خود کئی کئی دنوں تک بھوکے رہتے لیکن غریبوں کو کھانا کھلائے بنا آپ کو بے قراری سی لگی رہتی۔ مہمانوں کی مہمان نوازی بھی بڑے خوش ہو کر کرتے۔

ایک دفعہ روتے ہوئے کہنے لگے کہ "سات دن ہو گئے ہیں کوئی مہمان نہیں آیا۔"

خیر انہوں نے جب اسی گاؤں کے باسی کی کہانی سنی اسے سرکاری خزانے میں لائے اور اسے اتنا روپیہ دیا کہ وہ خوشی سے دیوانہ ہو گیا۔ اس دیہاتی کو یقین نہیں آتا تھا کہ مسجد میں اتنی بے کسی اور کسمپرسی کی حالت میں جو کی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر کھانے والا خلیفہ وقت اتنی بڑی سلطنت کے حکمران سیاہ و سفید کے مالک حضرت علیؓ تھے۔ اللہ اللہ کیسی عظیم الشان اور پروقار شخصیتیں ہیں جو اسلامی تاریخ کو درخشاں اور منور کر رہی ہیں۔ یہ ہیں وہ روشنی کے مینار جن کی روشنی سے ہمیں اپنی زندگی کی راہوں کو منور کرنا اور جگمگانا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان بزرگ ہستیوں کے نقش قدم پر چلائے۔

اس کہانی میں جو سبق ہمیں ملتا ہے وہ تو روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ یعنی ہمیں سادہ زندگی اپنا کر دوستوں کی ضرورتوں کو پورا کرکے ایسی دائمی زندگی حاصل کرنا چاہئے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ و جاوید کر دے۔ اور قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق یعنی "کھاؤ اور پیو مگر بے جا خرچ مت کرو۔" پر عمل کرکے قناعت و طمانیت سے بھرپور زندگی گذارنا چاہئے۔ نمود و نمائش میں بے جا روپیہ خرچ کرنے کی بجائے حاجت مندوں کی حاجتیں پورا کرنے کے لئے صرف کرنا چاہئے۔

یہ کتاب دوشیزہ نیل صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں لجنہ اماء اللہ لاہور نے شائع کی تھی۔ گو یہ ساری کتاب بچوں کو مخاطب کرکے لکھی گئی ہے۔

موصیان کرام

○ اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا وارثان ایسے حالات میں کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد حسب وصیت ادا کرنا لازم ہو گا اور ایسی جائیداد بصورت وفات موصی کا ترکہ شمار ہو گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کرنل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری

محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب

پچھلے کئی دنوں سے قلب و ذہن پر حاوی ہے۔ گلدستہ احمدیت کے اس خوش رنگ پھول کی یاد جس کی مہک میرے جذبات و محسوسات تک میں بسی ہوئی ہے۔ جسے میں نے بہت قریب سے دیکھا اور جس نے شاید اپنی عادت و فطرت کے مطابق مجھے اپنی دعاؤں' محبتوں' اور شفقتوں سے کچھ زیادہ ہی نوازا۔ میری مراد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے فرزند دلبند کرنل ریٹائرڈ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی روح آفریں یاد سے ہے۔ ایک وضع دار و وضودار ریٹائرڈ فوجی افسر۔ ایک عابدِ شب زندہ دار۔ ایک محکم الارادہ لیکن رقیق القلب انسان۔ ان نگاہوں نے جس کی غیرتِ احمدیت اور جماعت کے آئمہ سے محبت و بے پناہ اطاعت کے دسیوں مشاہدے کئے۔

جہاں تک جماعت کے امام سے محبت اور ان کے حکم کی بے چون و چرا اطاعت کا تعلق ہے اس کا اندازہ اس ایک بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ موصوف میرے خاندان سے شناسانہ تھے نزدیک تو کیا دور کی بھی کوئی رشتہ داری نہ تھی۔ ہاں جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد مجھ پر ہمیشہ ہی شفقت و التفات فرماتے تھے۔ میری خوش بختی کہ انہوں نے ایک دن کرنل صاحب سے جو رشتہ میں ان کے چچا زاد تھے کہا کہ "اپنی فلاں بیٹی نوری سے بیاہ دو" اس ارشاد کے بعد کیا مجال جو کرنل صاحب نے اگر 'مگر' لیکن یا تحقیق و تدقیق وغیرہ کا کوئی عذر لفظاً" بھی کیا ہو۔ فوراً" قلب و روح اطاعت کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ان کا وضعدار اور وضودار چہرہ اس مصرعہ کا مصداق بن کر رہ گیا۔

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

اور پھر اس ارشاد کی تعمیل میں دسمبر ۱۹۷۳ء میں نکاح ہو گیا اور اکتوبر ۷۴ء میں رخصتی۔ نکاح کا دن میرا کرنل صاحب سے تعارف کا پہلا دن تھا جس میں آپ نے یوں وسعت و ہمہ گیریت کی کہ مجھے ساتھ لے جا کر حضرت امام جماعت سے ملایا۔ حضرت پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اپنے بھائی بہنوں اور والدہ محترمہ سے متعارف کروایا۔ اور آخر میں کہنے لگے "آؤ اب تمہیں اپنے چھوٹے بھائی سے ملاؤں جو ہمارے خاندان میں سب سے زیادہ مہمان نواز ہے" اور یوں ایک ہی دن میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کے اکابر سے میرا ربط و ضبط پیدا کر دیا۔

اطاعت اور عقیدت کے بھی کتنے ہی رنگ ہیں۔ مجھے یاد آ رہا ہے سید شاہد حامد کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے امام جماعت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ (نواب منصورہ بیگم صاحبہ) تشریف لائے۔ کافی دیر تک تشریف فرما رہے یہاں تک کہ اندر سے بیگم صاحبہ کی طرف سے چلنے کا پیغام آیا۔ پیغامبر نے یہ پیغام میزبان (کرنل صاحب) کو دیا۔ مگر ان کی عقیدت کی یہ مجال کہاں کہ اپنے آقا سے (اپنے گھر سے) جانے کے لئے کہیں البتہ جب دوسری اور تیسری مرتبہ پیغام آیا تو مجبوراً دروازہ میں کھڑے ہو گئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر اور آنکھیں بند کئے کھڑے رہے۔ ہونٹ کسی صورت یہ کہنے کے لئے آمادہ ہی نہ ہوتے تھے یہاں تک کہ حضرت امام نے ان کی طرف دیکھا اور ان کے چہرے سے ان کے دلی اضطراب کو پڑھ کر فرمایا "کیا اب ہم جائیں" ہونٹ کچھ عرض کرنے کے لئے تڑپے مگر اس سے سوا کچھ نہ کہہ سکے۔ "حضور میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں"

سفر و حضر میں تلاوت کلام پاک تو ان کا محبوب مشغلہ تھا تہجد کا بھی تمام عمر اسی التزام سے اہتمام کیا۔ بظاہر آواز میں بڑا کرارہ پن اور استحکام مگر نہایت رقیق القلب۔ سیدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھڑتے ہی ان کی آنکھوں میں اشک تیرنے شروع ہو جاتے۔

سلسلہ سے محبت اور سلسلہ کی تعلیمات سے قلبی رغبت کا یہ عالم کہ میرے بیٹے خالد و طارق نوری سامنے آئے نہیں کہ انہوں نے "درثمین" کی منظومات اور "کشتی نوح" کی عبارتیں (صفحوں کے صفحے) سننے شروع کر دیے۔ جو وہ اپنے نواسوں' نواسیوں کو بڑے اہتمام سے ازبر کراتے تھے۔ قرآن کریم سے رغبت و محبت کا یہ عالم کہ گھر کے ملازموں اور ملازماؤں تک کو قرآن کریم (پہلے ناظرہ) پھر ترجمے کے ساتھ پڑھوایا۔ شعائر دینی کے سلسلے میں غیرت کی یہ کیفیت کہ ایک دفعہ ایک سینئر جرنیل نے کسی بات پر برہم ہو کر کہدیا "داؤد میں کسی دن تمہاری یہ جھاڑی (Bush) (داڑھی) صاف کروا دونگا! ایک لحہ توقف کے بعد جواب دیا۔ "جناب خدا آپ کو یہ موقع کبھی نہیں دے گا۔ (اللہ نے چاہا تو) اور میرا دوسرا جواب یہ ہے کہ "شٹ اپ" (Shut up)"

شاید یہی وجہ تھی کہ اپنی اسی خودداری اور دینی انا کی بنا پر ۴۳ سال کی عمر میں اپنے عہدے سے ریٹائر ہو گئے۔ موصوف کے انتقال پُر ملال پر اگر امام الرابع حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے اسی فرزند کو بلکہ تمام اولاد کو "ننگی تلوار" قرار دیا تو ان شیدائیان احمدیت کے حال و قال کی صد فی صد صحیح ترجمانی فرمائی۔ لاریب ان میں سے کوئی بھی تو سلسلہ کے لئے قربانی اور سلسلہ کے دفاع کے لئے فی الحقیقت "ننگی تلوار" سے کم نہیں۔ امام الرابع حضرت صاحب کی طرف سے تعزیت کا جو خط کرنل صاحب کی بیوہ اور بچوں کے نام موصول ہوا اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"بھائی داؤد بڑے بہادر انسان تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک' (امامت) اور جماعت کے لئے غیرت میں تو ایک ننگی تلوار تھے۔ نہ اپنے کی پروا کی نہ پھر کسی اور کی' اور یہ رنگ حضرت چچا جان کی ساری اولاد میں ہے۔ آپ نے جس طرح صبر و رضا کے ساتھ جس رفاقت کا حق ادا کیا ہے ایسی مثال کم دکھائی دیتی ہے۔ یہ تاثر صرف میرا ہی نہیں بلکہ سب دیکھنے والوں کا ہے اس طرح بھائی داؤد کی طرف سے آپ کے ساتھ جو محبت کا سلوک ہوا اور تحفظ دیا گیا اور تربیت اولاد میں آپ دونوں نے مل کر جو دعاؤں کے ساتھ کوشش کی ہے یہ امور ایسے ہیں جو خدا کے فضل سے آپ کے لئے قرب الٰہی میں مدد دیتے رہے اور آئندہ بھی آپ پر اللہ کے فضل نازل ہوتے رہیں۔ اور اولاد در اولاد خدا کے فضل سے سب سلسلہ کے فدائی مخلص اور جانثار رہیں۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) مرزا طاہر احمد

یوں تو محترم کرنل صاحب کے ہر داماد کو ہمیشہ یہ احساس بلکہ یقین رہا کہ آپ کا سب سے زیادہ مورد التفات وہی ہے۔ ہر ایک سے شفقت' ہر ایک کے لئے دعائیں۔ ہر ایک کے بچوں کی مذہبی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ۔ مگر کبھی کبھی مجھے یہ احساس ہوتا کہ مجھ سے محبانہ رغبت کی شاید یہ وجہ بھی ہو کہ ان کا بھی تعلق فوج سے رہا ہے۔ اور میں بھی فوج میں ہوں۔ یا شاید اس لئے کہ عمر کے آخری حصہ میں ذیابیطس اور عارضہ قلب ان کی صحت پر غالب آ گئے تھے تو مجھے بفضلہ تعالیٰ ان کی خدمت کا مقدور بھر موقع ملا۔ میں ۱۹۸۹ء میں بیمار پڑ گیا بخار تھا کہ اترنے ہی کا نام نہیں لیتا تھا۔ اور یہ سلسلہ کوئی دو ماہ کے لگ بھگ چلا اس سارے عرصہ میں ان کا اضطراب دیدنی تھا۔ نمازوں میں دعا کے لئے اعلان کرا رہے ہیں۔ دعاگو بزرگان سلسلہ کے گھروں پر جا جا کر درخواست دعا صحت کر رہے ہیں۔ ان کے کس کس محبانہ سلوک اور بزرگانہ شفقت کا ذکر کیا جائے ان کی زندگی سر تا پا اخلاص۔ سر تا پا محبت اور سر تا پا احمدیت تھی۔

ایک عرصہ تک ضبط کے بعد آج لکھنے بیٹھا ہوں کہ یادیں ہیں کہ اُمڈی ہی چلی آ رہی ہیں مگر میں آج کی صحبت کو ایسی بات پر ختم کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق ایک تبرک کے احترام اور اپنے غریب الوطن آقا سے محبت سے ہے۔ کرنل ریٹائرڈ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کے پاس دیگر تبرکات کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک "کنگھا" بھی تھا جو آپ نے ۱۹۸۹ء میں لندن میں منعقدہ صد سالہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی خوشی میں بطور تحفہ پیش کر دیا یہ کہتے ہوئے کہ "بے شک اس عزیز از جان تبرک کو اپنے سے جدا کرنے کو جی تو نہیں چاہتا مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت آپ غریب الوطن ہیں اور اس کے مجھ سے کہیں زیادہ مستحق!" مگر ساتھ یہ یہ التجا بھی کر دی کہ "جب آپ بصد کامرانی و کامگاری مراجعت فرمائے وطن عزیز ہوں تو یہ "کنگھا" مجھے عطا کر دیا جائے گا"۔

اللہ رے اس محبانہ پیش کش کے پس پردہ بے پایاں محبت و اخلاص اور یہ بیقراری! خدائے جلیل و قدیر نے اپنے فضل سے کیسے محبت نواز۔ عقیدت کیش اور مہر وفا کے پتلے خدمت گذار احمدیت کو عطا فرمائے۔

نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہاں سے دوسرے جہاں میں پہنچ گیا ہوں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان

عبدالرزاق خان

مکرم چوہدری عبدالرحیم خان رئیس کاٹھ گڑھی

جناب چوہدری عبدالرحیم صاحب ۱۹۰۲ء میں کاٹھگڑھ انڈیا ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چوہدری غلام احمد خاں ۱۹۰۱ء میں احمدی ہوئے۔ جب آپ دو سال کے ہوئے تو آپ کے والد محترم آپ کو قادیان ساتھ لے گئے۔ آپ کے والد محترم ۱۹۲۴ء میں فوت ہوئے۔ جبکہ آپ کی عمر ۲۲ سال تھی۔ چوہدری صاحب نے دینی و دنیوی کاموں میں ہمیشہ برادری سے تعاون کیا۔ آپ اپنے والد صاحب کی طرح نمبردار مقرر ہوئے۔ کاٹھگڑھ میں تقریباً سات نمبرداریاں تھیں۔ پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے اور گورنمنٹ کے اہل کاروں سے حد درجہ تعاون کرنے سے آپ کو سب سے بہتر اور بڑا نمبردار جانا جاتا تھا۔ علاقے کے بڑے زمیندار بھی تھے۔ مہمانوں کے لئے آپ نے ایک کوٹھی بھی تعمیر کروائی تھی۔ آپ نہایت بہادر اور دلیر تھے۔ بہترین نشانہ باز اور شکاری بھی تھے۔ ایک بار آپ کو چیتے کا شکار کرنے پر حاکم وقت نے بیلجیم کی بارہ بور رائفل عنایت کی تھی۔ اور ساتھ ہی سارے ہندوستان کا لائسنس بھی دیا تھا۔ آپ کا اثر و رسوخ ارد گرد کے علاقہ میں بہت تھا۔

کاٹھگڑھ میں مولوی عبدالسلام صاحب کی وفات کے بعد احمدیہ مڈل سکول کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گیا۔ تو وہ دوبارہ چوہدری عبدالرحیم خاں کے تعاون سے کھلا۔ آپ نے ایک دن ساری برادری کو اکٹھا کیا۔ اور فرمایا کہ بھائیو! میں آپ سے دو باتیں منوانا چاہتا ہوں

ا۔ کل سے ہمارے سب بچے آریہ سکول نہ جائیں۔ احمدیہ سکول آویں۔ دوسری بات مجھے فوری طور پر اس سکول کو چلانے کے لئے چار ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ فوری طور پر دوسرے ہی دن سکول کے لئے اپنی کوٹھی فراہم کردی۔ سب برادری نے تعاون کیا۔ اپنے پڑھے لکھے دوستوں کو سکول میں مدرس رکھا۔ عرصہ دراز تک ان کے قیام و طعام اور مشاہرہ جات کا خرچ خود برداشت کرتے رہے۔ بعد ازاں مرکز سے سکول کو امداد ملنے لگ گئی اور یہ احمدیہ ہائی سکول قیام پاکستان تک خوش اسلوبی سے چلتا رہا۔

کافی عرصہ تک امیر جماعت کاٹھگڑھ بھی رہے۔ چوہدری صاحب انتہائی فراخ دل اور مہمان نواز تھے۔ مرکز سے آمدہ مہمانوں کی میزبانی ہمیشہ ان کا شعار رہی۔ آپ کی وجاہت اور رعب۔ غیروں سے اخلاقی تعلقات اور تعاون کا قیام پاکستان کے وقت چوہدری صاحب کو اور عوام الناس کو اس قدر فائدہ ہوا کہ آپ کے سکھ دوست تمام اہل کاٹھگڑھ کو (تمام فسادیوں' جتھہ داروں کی مخالفت مول لے کر) موضع راہوں ضلع جالندھر (واقع کیمپ) تک چھوڑ گئے۔ تمام سکھ دوست قافلہ کے چاروں طرف گھوڑوں پر سوار کرپانوں سمیت سب قافلے کے محافظ رہے۔ اور جب وہ الوادع ہوئے تو ان سکھ حضرات کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اس طرح تمام اہل کاٹھگڑھ کا کوئی بھی مالی اور جانی نقصان نہ ہوا۔ یہ کارنامہ چوہدری صاحب کی خدمات میں سے ایک سنہری اور تاریخی احسان ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

پاکستان میں پہنچ کر آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو آباد کرنے میں بھی بہت جدوجہد کی۔ سب افراد جماعت اور عزیز و اقارب کو یہاں آباد کرنے میں بہت اچھا کردار ادا کیا۔

فیصل آباد۔ چک ج۔ب/68 میں خود آباد ہوئے۔ حسب سابق نمبردار مقرر ہوئے۔ سب برادری کے کلیم یہاں ڈلوائے۔ پنجاب میں جہاں زمین کا پتہ چلتا۔ دوستوں کو بتاتے۔ اور جو بھی افسر واقف تعینات ہوتا۔ اس تک رسائی کرکے کام کرواتے۔

چک T.D.A/2 خوشاب میں اپنے عزیز و اقارب اور احمدی حضرات کو ایک ہزار ایکڑ کا گاؤں الاٹ کروایا۔ احمدی نمبردار (عبداللطیف خاں نمبردار والدم) کا تقرر کروایا۔ یہ گاؤں بھی ان کی انسانی ہمدردی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

خود بھی آپ نے آباکاری کی خاطر۔ واں بھچراں ضلع میانوالی میں ۱۵۰ ایکڑ کے قریب زمین الاٹ کروائی۔ وہاں جدید کاشتکاری کو رواج دیا۔ ٹریکٹر خود چلاتے تھے۔ اور ساری کاشت نوکروں سے کرواتے۔ ہر قسم کی فصل کا نیا دریافت شدہ بیج کاشت کرواتے۔ اور اچھی اوسط برداشت کرتے۔ علاقہ میں جدید اور فہیم کاشتکار کا لوہا منوایا۔ علاقہ میں احمدیت کی مخالفت کافی تھی۔ مگر بڑے صبر سے برداشت کی۔ اور حکمت عملی سے وقت گزارا۔

برادری میں کبھی نفاق نہ پڑنے دیا۔ کسی خوشی غمی میں بھی غیر حاضر نہ رہے۔ بلکہ پہلے آکر دریافت کرتے۔ فلاں فلاں کیوں نہیں آئے۔ اور خود ان نہ آنے والوں کو مناکر خوشی کے موقع میں رونق بڑھادیتے۔ ہمیشہ صلح کو مقدم رکھا۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ کے افراد سے آپ کو بہت محبت تھی۔ اور اکثر سے آپ کے ذاتی تعلقات تھے۔ حضرت مرزا ناصر احمد سے تو آپ کی دوستی تھی۔ حضور دور جوانی میں کاٹھگڑھ بھی تشریف بھی لے گئے۔ اور ایک دن میانوالی سے واپسی پر حضور اچانک واں بھچراں پہنچ گئے۔ دیکھا تو چوہدری صاحب تہہ بند باندھے ہوئے اپنے نوکروں سے کام کروا رہے ہیں۔ چوہدری صاحب نے حضور کو دیکھا۔ تو خوشی اور پریشانی کی حالت میں کہا کہ حضور اگر آپ نے تشریف لانے کی نوازش کرنی تھی تو پہلے فرمایا ہوتا۔ میں نے کچھ انتظام کیا ہوتا۔ اس پر حضور نے فرمایا تکلف کی ضرورت نہیں۔ میں تو صرف آپ کو ملنے آیا ہوں۔ حضور نے وہیں بیٹھ کر چائے وغیرہ نوش کی۔ اور دوستانہ باتیں کیں۔ اور پھر الوداع ہوئے۔ یہ بات ہمیں بہادر شیر بھی بتایا کرتے تھے جو اس وقت حضور کے ہمراہ تھے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے بھی آپ کے نہایت دوستانہ تعلقات تھے۔ اسی طرح نواب محمد احمد خاں صاحب اور نواب مسعود احمد خاں صاحب سے بھی نہایت ہی ذاتی تعلقات تھے۔ کیونکہ نواب صاحبان کی کافی زمین اس طرف تھی۔

صاحب ثروت ہونے کے باوجود آپ ہمیشہ سادہ لباس پہنتے تھے۔ کبھی بھی غرور اور کبر کو پسند نہ کیا۔ کئی مشکل اور صبر آزما مواقع پر نہایت ہی اعلیٰ صبر کا مظاہرہ کیا۔ بلند ہمت اور عالی حوصلہ تھے۔ سب کا درد بانٹتے۔ اور ہر کسی کی مشکل کے وقت ڈھارس بندھاتے۔ اور اس کی حسب توفیق مدد کرتے۔ اقرباء۔ یتیموں۔ مسکینوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ خاندان میں ایک مرکز تھے۔ ہر کوئی اپنا مسئلہ آپ سے بیان کرتا۔ اور بہتر حل اور مشورہ لے کر جاتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اگست ۱۹۸۶ء میں اپنے بیٹے کرنل منور احمد صاحب کے پاس کوئٹہ گئے ہوئے تھے۔ وہیں فوت ہوئے۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ خدا تعالیٰ اس نافع الناس وجود پر اپنی رحمت کی بارش برسائے۔ آمین۔

درثمین بنت رشید احمد صابر

کتابوں کا استعمال

اگر آپ لائبریری سے یا کسی سے کوئی کتاب پڑھنے کے لئے لیں تو اسے احتیاط سے رکھیں اور اس پر اپنا نام نہ لکھیں مجھے یاد ہے ایک مرتبہ ہمارے سَر نے اپنی ایک کتاب کلاس کے لئے ایک چیپٹر (Chapter) فوٹو کاپی کروانے کے لئے ہماری ایک فرینڈ کو دی اس نے اس Chapter پر نشانی کے لئے یا ویسے ہی اپنا نام لکھ دیا اب ایک تو ساری کلاس کے لئے جو فوٹو کاپیاں ہوئیں ان سب پر اس کا نام بھی آگیا اور دوسرے سر سے اس کو ڈانٹ بھی پڑی۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی کتاب سے مختلف حوالہ جات دیکھتے ہوئے یا ویسے ہی کتاب پڑھتے پڑھتے نشانی کے لئے کچھ لوگ بڑے آرام سے وہ صفحات یا صفحہ Fold کردیتے ہیں کچھ لوگ تو کنارے سے تھوڑا سا Fold کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ آدھا صفحہ ہی فولڈ کردیتے ہیں اس طرح کتاب کا صفحہ جہاں سے Fold ہوتا ہے وہ یقیناً جلدی پھٹ جائے گا اور کتاب جو بہت قیمتی سرمایہ ہے اس کا نقصان ہوگا اور کتاب سے محبت رکھنے والوں کے لئے یہ امر نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے اگر اس کی بجائے کاغذ یا باریک گتے کی Strip رکھ دی جائے تو اس نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔

ایک اور بات یہ کہ میں نے اکثر Students کو دیکھا ہے کہ کسی کتاب سے کچھ ڈھونڈنے کے لئے وہ Contents دیکھتے ہیں جس سے مطلوبہ لفظ عام طور پر نہیں ملتا۔ اس کی بجائے اگر وہ Index دیکھیں تو بہت جلد مطلوبہ لفظ ڈھونڈا جاسکتا ہے۔

عہدیداران کا فرض

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کوئی شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ ۵۳ء کے موقعہ پر بھی بتادیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدن کا چوتھائی۔ نصف یا تین چوتھائی یا اللہ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے دے"۔ (وکیل المال اول)

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

برطانوی سفیر کو سوڈان سے نکلنے کا حکم

قارئین یہ تو پہلے پڑھ چکے ہیں کہ سوڈان کا کہنا تھا کہ اب وہ برطانیہ کی کالونی نہیں ہے اور برطانیہ یہ نہ سمجھے کہ سوڈان پر اس کا اقتدار اسی طرح قائم ہے جس طرح پہلے تھا چنانچہ برطانیہ کو یہ بات یاد دلانے کے لئے برطانیہ کے سفیر کو نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ اگرچہ برطانیہ نے سوڈان سے کہا تھا کہ وہ اس معاملہ پر دوبارہ غور کرے لیکن غالبًا اس کی شنوائی نہیں ہوئی۔ چنانچہ برطانیہ نے بھی گذشتہ منگل کے روز سوڈان کے سفیر کو حکم دیا کہ وہ چودہ دن کے اندر اندر برطانیہ چھوڑ دیں۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ خرطوم کی برطانوی سفیر کو نکالنے کی کارروائی کے جواب میں حکم دیا گیا ہے۔ برطانیہ نے سوڈان سے کہا تھا کہ وہ منگل کے روز تک اپنے فیصلہ کو واپس لینے کا عندیہ ظاہر کرے۔ یہ امر کہ اس وقت

برطانیہ کے سفیر کو سوڈان سے کیوں نکالا گیا اس کا تعلق آرک بشپ آف کنٹربری چارلیس کیری کے دورے سے ہے جو وہ ان عیسائی علاقوں کا کرنا چاہتے تھے جہاں جنوبی سوڈان میں بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔ ایک افسر وزارت خارجہ واک ڈینس ڈائٹ نے سوڈان کے چارج ڈی افیرز عبدالرحمان بخت کو منگل کے روز اپنے دفتر میں بلایا اور انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ برطانیہ سوڈان کے سفیر علی عثمان یاسین کو نہایت افسوس کے ساتھ برطانیہ چھوڑنے کے لئے کہہ رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے سوڈان سے مایوس ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے اور کہ یہ سوڈان کی حکومت کے غیر اطمینان بخش فیصلے ہی سے تعلق رکھنے والی بات ہے سوڈان کے پاس بظاہر ایسی کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ برطانوی ڈیئر سٹریم کو خرطوم سے برطانیہ چلے جانے کے لئے کہتا۔ برطانوی وزارت خارجہ کے اس نمائندے نے کہا کہ سوڈان ہی کے فیصلے کے نتیجہ میں ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ سوڈان اپنے سفیر کو واپس بلا لے بتایا گیا ہے کہ سوڈان کا فیصلہ برطانوی سفیر کو ملک سے نکال دینے کا اس لئے کیا گیا تھا کہ آرک بشپ آف کنٹربری کے دورے کے خلاف احتجاج کیا جائے برطانیہ نے ابھی سوڈان کے کسی اور سفیر کی تقرری کی اجازت نہیں دی۔ اور اسی طرح انہوں نے سوڈان میں اپنا کوئی سفیر بھیجنے کا بھی ابھی فیصلہ نہیں کیا۔

☆★☆

آئرلینڈ کا مسئلہ

آئرلینڈ میں گذشتہ ٢٥ سال سے ایک ایسا مذہبی مناقشہ چل رہا ہے جس میں ایک طرف کیتھولک عیسائی ہیں اور دوسری طرف پروٹسٹنٹ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کا رابطہ برطانیہ سے ہے اور کیتھولک آزادی کے لئے ٢٥ سال سے لڑ رہے ہیں۔ زیادہ تر وہ تشدد کی کارروائیوں کے ذریعے برطانیہ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انہیں حق خود ارادیت ملنا چاہئے گذشتہ دنوں برطانیہ کے وزیر اعظم اور آئرلینڈ کے وزیر اعظم نے مل کر ایک ڈیکلریشن تیار کیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں قیام امن کا امکان پیدا ہوتا تھا لیکن کہا جاتا ہے کہ شمالی [illegible] لینڈ کی وہ سب سے بڑی پارٹی جو اس جھگڑے کا باعث ہے اسے یہ ڈیکلریشن پسند نہیں آیا۔ حتیٰ کہ شمالی علاقے میں جو ہارڈ لائنر پروٹسٹنٹ رہنما موجود ہیں انہوں نے بھی اس ڈیکلریشن کو تسلیم نہیں کیا وہ چاہتے ہیں کہ ان کے صوبے کا تعلق برطانیہ ہی کے ساتھ رہے اور شمالی اور جنوبی علاقے دونوں الگ الگ مملکتوں کی صورت میں وجود میں آئیں آئی۔ آر۔ اے۔ کی سیاسی پارٹی جس کا نام رن فین ہے کے صدر مسٹر گیری ایڈم ہیں انہوں نے اس معاملے میں برطانوی وزیر اعظم کو مزید مایوس کرنے کے اقدام کئے ہیں۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ جب تک آئرلینڈ کے لوگوں کے لئے حق خود ارادیت نہیں دے دیا جاتا کسی صورت میں بھی امن قائم نہیں ہو سکتا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ بات جلد سے جلد عمل میں لائی جانی چاہئے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم نے مسٹر گیری ایڈم کی اس بات پر مذمت کی ہے کہ وہ تشدد کی کارروائیوں کی مخالفت کرنے پر آمادہ نہیں۔ دونوں وزرائے اعظم نے جو ڈیکلریشن پیش کیا ہے اس میں آئی۔ آر۔ اے۔ کو شمالی آئرلینڈ کے مستقبل کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ اس کے مطابق شمالی آئرلینڈ کے باشندوں کا یہ حق بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ اپنے مستقبل کے متعلق جیسا چاہیں سوچیں۔ اگر پروٹسٹنٹ یہ چاہیں کہ وہ برطانیہ کے ساتھ الحاق جاری رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اس بات کی اجازت دی جائے گی البتہ مسٹر گیری ایڈم نے کہا ہے کہ آئرلینڈ کی تقسیم اور یونی نسٹ کو یہ حق دینا کہ وہ کسی مسئلہ کو ویٹو کر دیں آپس میں تضاد رکھتے ہیں انہوں نے مزید کہا ہے کہ آئرلینڈ کا حق خود ارادیت اغراض و مقاصد میں شامل ہونا چاہئے۔ اور برطانیہ اور آئرلینڈ کی حکومت کو اس سے اتفاق کرنا چاہئے۔ لیکن یہ وہ بات ہے جسے پروٹسٹنٹ رہنما ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہیں ڈر ہے کہ اگر آئرلینڈ متحد ہو گیا تو کیتھولکس برسر اقتدار آجائیں گے۔

☆★☆

پاکستان ۔ بحری طاقت

صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے گزشتہ جمعرات کے روز اس خواہش کا پھر اعادہ کیا کہ بحر ہند کو موثر طریق پر قیام امن کا علاقہ بنا دینا چاہئے آپ نے کہا کہ دنیا کی ١/٤ تجارت اس راستے ہوتی ہے اور اس کے ساتھ بحیرہ عرب بھی شامل ہو جاتا ہے۔ آپ نے بالواسطہ طور پر اس تشویش کا اظہار کیا کہ ہندوستان نے اپنی بحری طاقت کو بہت زیادہ بڑھا لیا ہے جس کی وجہ سے پاکستان کو اپنے دفاع کی اہلیت کو بہتر بنانے کے لئے خاصی بڑی بڑی رقوم خرچ کرنی پڑی ہیں۔ آپ پی این اسی رہبر کی ٦٠ ویں مڈشپ مین کمشننگ پریڈ سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ وہ تمام ممالک جو بحیرہ عرب اور بحیرہ ہند کو محفوظ علاقے بنانے میں دلچسپی رکھتے ہیں ہم انہیں پورے پورے تعاون کا یقین دلاتے ہیں تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ بات کہتے ہوئے ہندوستانی بحریہ کی بڑھتی ہوئی اہلیت کی طرف اشارہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ اس علاقے میں کسی ایک ملک کی طاقت کا ضرورت سے زیادہ حصول پاکستان کو خطرات میں ملوث کر دیتا ہے۔ پاکستان کو تشویش اس بات کی ہے کہ ہندوستان اپنی طاقت بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اگر وہ اس علاقے کو امن کا علاقہ قرار دے دے تو پاکستان کے لئے یہ بات نہایت تسلی بخش اور خوشی کا باعث ہو گی۔ اس وقت بھارت کی طاقت اس سلسلے میں پاکستان کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان قیام امن کو بہت اہمیت دیتا ہے اور اس سارے علاقے کے تحفظ کا اسے خیال ہے۔ کیونکہ یہ علاقہ خلیج کے علاقے کے پاس ہے اور عالمی تجارت کا اس سے بہت زیادہ تعلق ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تک یہ مقصد حاصل نہیں ہو جاتا پاکستان کو یہ ترجیح برقرار رکھنی پڑے گی کہ وہ اپنی فوجوں کے ساز و سامان کو جدید سے جدید تر بناتا چلا جائے۔ اور ہر لحہ مضبوطی کی طرف اس کا قدم اٹھے۔ خاص طور پر بحری دفاع کے سلسلے میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کی ان باتوں سے ہرگز یہ مطلب نہ لیا جائے کہ وہ کسی کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کی سوچ رہا ہے یا کبھی سوچ سکتا ہے۔

☆★☆

ضروری اعلان

○ امراء اضلاع و صدران و مربیان سے عرض ہے کہ آپ توسیع اشاعت الفضل کے لئے احباب جماعت کو تلقین فرمائیں۔ کہ ہر صاحب استطاعت الفضل اخبار خود خرید کر پڑھے۔

مینیجر روزنامہ الفضل

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ امتہ المتین صاحبہ بنت مکرم فقیر محمد صاحب گرمولہ ورکاں کے دل کا اپریشن ۱۵۔جنوری کو کراچی میں ہوگا۔

○ محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے اچانک گر جانے سے ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم سلطان محمود شاہد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ

عزیز ظہور احمد منہاس کا جناح ہسپتال کراچی میں دل کا بائی پاس اپریشن ۸۔جنوری کو ہوا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

○ مورخہ ۳۱۔دسمبر ۹۳ء کو مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب چوہدری ابن مکرم نذیر احمد صاحب چوہدری شمالی چھاؤنی لاہور حال مقیم لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ رفعت ناہید صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم صاحب گوندل ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض ۲لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے دارالذکر لاہور میں پڑھایا۔

عزیز ڈاکٹر مبارک احمد صاحب چوہدری مکرم چوہدری سلطان علی صاحب آف دھوریہ ضلع گجرات کے پوتے اور عزیزہ رفعت ناہید صاحبہ محترم علی احمد گوندل صاحب آف شادیوال ضلع گجرات کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ محترمہ رفعت شاہدہ صاحبہ بنت مکرم منور احمد قمر صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید کا نکاح ہمراہ مکرم عنایت اللہ بھٹی صاحب ابن مکرم فضل کریم بھٹی صاحب ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی مورخہ ۹۳-۱۲-۱۷ کو محترم مولانا محمد الدین شاہد مربی سلسلہ نے بعوض تیس ہزار (۳۰۰۰۰) روپے حق مہر پر پڑھایا اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس چک نمبر ۱۶۶۔ مراد ضلع بہاولنگر مورخہ ۹۳-۱۲-۱۴ کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۹۳-۱۲-۱۶ کو بعد از نماز فجر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقتہ المبشرین نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

واقفین نو کے والدین سے گذارش

○ وکالت وقف نو واقفین نو سے متعلقہ ایمان افروز واقعات جمع کر رہی ہے۔ مثلاً

(i) کسی کے اولاد نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کی برکت سے اسے اولاد عطا فرمائی۔

(ii) کسی واقف نو بچے کو اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کے ذریعہ غیر معمولی طور پر شفا عطا فرمائی۔

(iii) بچے کے سلسلہ میں والدین یا کسی اور کو کوئی خواب آئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔

(iv) بچے کے والدین نے بچے میں کوئی اچھی عادت پیدا کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور وہ طریقہ کامیاب رہا۔

(v) بچے کے والدین نے بچے کی کوئی بری عادت دور کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور کامیابی ہوئی۔

(vi) بچے کے والدین نے بچے کی تربیت کی خاطر اپنے اندر کوئی نیک تبدیلی پیدا کی۔

مندرجہ بالا قسم کا کوئی واقعہ ہو تو آپ وکالت وقف نو کو درج ذیل تفصیل کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

نام واقف/واقفہ نو
نام والد
حوالہ نمبر (اگر ہو تو)
مکمل پتہ
واقعہ کی تفصیل

فقہ احمدیہ کی نظر ثانی

○ فقہ احمدیہ کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو عبادات اور نکاح و طلاق اور وراثت کے مسائل پر مشتمل ہیں۔ بعض احباب کے توجہ دلانے پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان پر نظر ثانی کا ارشاد فرمایا ہے۔

علماء سلسلہ، پرسنل لاء پر عبور رکھنے والے جماعت کے وکلاء و دیگر اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ ہر دو جلد فقہ احمدیہ کا مطالعہ کر کے ان میں جو حصہ قابل اصلاح خیال فرمائیں اس کی نشاندہی فرمائیں۔ لیکن محض اپنا ذاتی تبصرہ دے دینا کافی نہ ہو گا بلکہ اپنی رائے کی تائید میں شرعی دلائل بھی مکمل تحریر فرمائیں۔

امید کی جاتی ہے کہ احباب کرام ایک ماہ کے اندر اپنے تبصرے دفتر ناظم دارالافتاء ربوہ میں بھجوا دیں گے۔

(ناظم دارالافتاء)

مستحق ذہین طلبہ کے لئے "شعبہ امداد طلبہ" میں اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط باد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

ماہ صیام میں حفاظ کی ضرورت

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ماہ صیام ماہ فروری ۹۴ء کے دوسرے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ جس کے لئے نظارت ہذا کو ان حفاظ کرام کے پتہ جات درکار ہیں جو ماہ صیام میں مرکز کے انتظام کے تحت مختلف جماعتوں میں جا سکیں وہ خود نیز امراء و صدر صاحبان ایسے حفاظ کے پتہ جات یکم فروری ۹۴ء تک دفتر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں بھجوا دیں تا پروگرام کے مطابق بروقت انہیں جماعتوں میں بھجوایا جا سکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو ضرورت ہو وہ بھی اپنی درخواستیں یکم فروری تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

موصیانِ کرام

○ تمام موصیان کرام کو ان کے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے حسابات بھجوا دئے گئے ہیں اگر کسی موصی کو حساب نہیں ملا تو براہ کرم دفتر وصیت سے رجوع کریں تا حساب فہمی بروقت ہو اور بعد میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

○ آمد سے مراد موصی کی وہ تمام آمد ہے جو اسے مختلف ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر چندہ دہندہ شرط تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاص اور ضمیر کی کسوٹی پر باشرح چندہ ادا کرے گا۔ مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں وضع کرنا جائز نہیں ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۱

اگلے روز مورخہ ۳۱۔دسمبر کو مکرم سردار عبدالسمیع صاحب نے اپنی کوٹھی واقعہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں مقامی معززین اور جماعت کے عہدیداران نے شرکت کی۔ مکرم سردار انوار الغنی صاحب مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب آف لاہور کے پوتے اور

محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مربی روس کے نواسے ہیں۔ اس طرح بچی مکرم حبیب احمد صاحب ملک لاہور کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعث رحمت و برکت فرماوے۔

خبریں

ربوہ ۱۱ جنوری۔ آج دھوپ نکلی ہے۔
سردی کا احساس زیادہ ہے
درجہ حرارت کم از کم ۷ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کی وزیر اعظم اور بوسنیا کے وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجک نے مشترکہ طور پر مطالبہ کیا ہے کہ بوسنیا میں نسل کشی بند کروائی جائے عالمی برادری بوسنیا میں انسانی حقوق کی پامالی کا سلسلہ بند کروائے وہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ عالمی ضمیر کا قتل اور بے حرمتی ہے۔ دونوں وزرائے اعظم نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یورپ میں پہلی بار نسل کشی ہٹلر کے دور میں ہوئی تھی اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ واقعہ دوبارہ رونما ہو گا۔

○ سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ ظالم کا ہاتھ روکنے کے لئے اقوام متحدہ مسلم ممالک کی فوج بوسنیا بھجوائے اقوام متحدہ کی موجودہ فوج عوام کو ضروری تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے اور اب اسے بھی واپس بلانے کی باتیں کی جارہی ہیں۔ مسلم ممالک اقوام متحدہ سے کہیں کہ یہ ذمہ داری مسلم ممالک کو سونپ دی جائے۔ مسٹر نواز شریف بوسنیا کے دورے کے بعد واپس کراچی پہنچے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا۔ ان کو ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں ان کی رہائش گاہ پر لایا گیا۔ ائرپورٹ پر تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ جلوس میں سینکڑوں بسیں ٹرک اور گاڑیاں شامل تھیں۔ جگہ جگہ پاکستان اور مسلم لیگ کے پرچم لہرا رہے تھے۔

○ راولپنڈی اور گوجر خان کے قریب سنگھوری نامی گاؤں میں خون کی ہولی' ایک شخص نے خاندانی رنجش کی بناء پر دو مختلف جگہوں پر باری باری جا کر ۱۱۔ افراد کو قتل کر دیا۔ پہلے' ملزم نے راولپنڈی میں اپنے گھر صلح کی غرض سے آئے ہوئے چھ افراد کو قتل کیا اس کے بعد گوجر خان کے نواحی گاؤں سنگھوری میں جا کر اسی خاندان کے مزید پانچ افراد کو کلاشنکوف کے فائر کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ قتل و خون کا یہ تنازعہ ۶ سال قبل ایک عورت کے اغوا سے شروع ہوا تھا اس سلسلے میں پہلے بھی آٹھ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

○ سندھ میں "را" کے ایجنٹوں کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ حساس علاقوں میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ ۱۰۰ مشکوک ہندوؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سرحدی علاقوں میں حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ راجستھان کے بارڈر پر رات کے وقت نقل و حرکت کرنے والوں کو گولی مار دینے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی نے پہلی جماعت سے انگریزی پڑھانے کی مخالفت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ پہلی جماعت سے عربی کو لازمی قرار دیا جائے۔

○ المرتضیٰ پر ۵۔ جنوری کو ہونے والی فائرنگ کا ایک اور زخمی شاہد رند ہسپتال میں چل بسا۔ سپاف اور پیپلز یوتھ کے مفرور کارکنوں کی گرفتاری کے لئے پولیس بلوچستان روانہ ہو گئی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وڈیرے اور جاگیردار قرضے ادا کریں یا پھر جیل میں جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو منشیات کا اڈہ نہیں بننے دیا جائے گا۔

○ منشیات کے سمگلروں' قرضوں کے نادہندگان اور ٹیکس چوروں کی گرفتاری کے لئے پولیس کو ایک ماہ کا نوٹس دے دیا گیا ہے۔ سمگلروں اور ان کے حمایتی سیاستدانوں اور افسران کے خلاف بھی موثر کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ وزیر اور مشیر پولیس کے تعاون سے ایک ماہ کے اندر اندر ایسے افراد کے خلاف بھرپور کارروائی کر کے ان کا مکمل صفایا کر دیں گے۔ آئندہ جن علاقوں میں جرائم ہوں گے وہاں کے وزیر مشیر اور پولیس اس کے ذمہ دار ہونگے متعلقہ تھانے دار کو معطل کر دیا جائے گا۔ یہ باتیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے پنجاب پولیس کے اعلیٰ افسران کے ساتھ ایک میٹنگ میں کہیں۔

○ کابل میں جنگ جاری ہے۔ شہر پر زبردست گولہ باری ہو رہی ہے۔ راکٹ بھی برسائے جا رہے ہیں اور مشین گنوں اور چھوٹے ہتھیاروں کا استعمال بھی ہو رہا ہے۔ عارضی جنگ بندی ختم ہو چکی ہے۔ کابل میں تمام سفارتی مشن بند کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۵۔ ہزار افراد نے جلال آباد میں پناہ لی ہے اور ۵۔ ہزار پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

○ افغان مہاجروں کے پاکستان میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے ان کو طورخم کے قریب عارضی خیمہ بستیوں میں رکھا جا رہا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ ۵۔ جنوری کو لاڑکانہ میں جو ہوا اس سے حکومت کو شدید دھچکا لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ فائرنگ کے واقعہ کے بعد اب تک ۴۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگر ایدھی ایمبولینس کو آنے دیا جاتا تو قیمتی جانیں بچ سکتی تھیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو کو جیل سے عدالت میں نہیں لایا گیا۔ خصوصی عدالت کے جج بھی موجود نہ تھے۔ سماعت ملتوی کر دی گئی۔ مرتضیٰ بھٹو کے سینئر وکیل عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ ایسے اشارے مل رہے ہیں کہ مرتضیٰ کو حکومت سال ڈیڑھ سال تک جیل میں رکھنا چاہتی ہے۔

○ جاپانیوں نے ایک منی ایٹمی پلانٹ تیار کر لیا ہے۔ جوتے کے ڈبے کے برابر اس پلانٹ سے پورا گھر روشن ہو سکتا ہے۔ ۱۹۹۶ء میں یہ پلانٹ مارکیٹ میں آجائے گا۔

○ پنجاب کے قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کا ڈھانچہ عارضی ہے وزیروں اور مشیروں کا تقرر اسے استحکام نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ نواز لیگ اسمبلی کو توڑنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہونگی۔

NEW
EL - CHEMISTS
NEEDS
NO ADVERTISEMENT
GOLE BAZAR
RABWAH
☎ 211072

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
ڈائی جسٹین DIGESTIN (TABLETS)
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی
پیٹ درد کیور 20/- COLIC CURE گیس کیور 20/- FLATULENCE CURE
قبض کیور 20/- CONSTIPATION CURE بواسیر کیور 20/- PILES CURE
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ۶۰۶

ملکی و غیر ملکی ٹیلیفون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام
پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس
○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے ○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے۔
○ جو دوست بیرون سے فیکس دیتے ہیں وہ جس کو فیکس پہنچانی مقصود ہو اس کا مکمل پتہ تحریر فرمائیں تاکہ فیکس کی ڈلیوری آسانی سے بروقت ہو سکے
ٹریول سروسز ریلوے روڈ ربوہ
Phone:
P.C.O : 212311
FAX : 212492
RES : 211911
منجانب:۔ المصوّر ریلوے روڈ ربوہ